49015- مقروض سے قرض خواہ کا ہدیہ قبول کرنے کا حکم

سوال

مجھ سے ایک شخص نے کچھ رقم بطور قرض لی، اور قرض کی ادائیگی سے قبل مجھے کوئی چیز بطور ہدیہ دی، میرے لیے اس ہدیہ کو قبول کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اگر تو اس شخص کی عادت تھی کہ وہ آپ سے قرض حاصل کرنے سے قبل بھی آپ کو ہدیہ وغیرہ دیا کرتا تھا، مثلا وہ آپ کو دوست یا رشتہ دار وغیرہ تھا تو اس ہدیہ کو قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ قرض کے باعث نہیں ہے.

لیکن اگر آپ کو ہدیہ دینا اس شخص کی عادت میں شامل نہیں تھا تو پھر آپ کے لیے یہ ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں، کیونکہ ہو سکتا ہے یہ قرض کی بنا پر ہو، اور اگر آپ اس صورت میں ہدیہ قبول کرتے ہیں تو یہ تو آپ سودی معاملہ میں پڑ جائینگے اور یہ سود بن سکتا ہے، کیونکہ قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ :

"جو قرض بھی نفع لائے وہ سود ہے"

اور یہ قرض آپ کے لیے نفع کھینچ لایا ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (30842) اور (39505) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اور اس لیے بھی کہ ہو سکتا ہے اس نے یہ ہدیہ اس لیے دیا ہو کہ وہ آپ سے اور مہلت اور وقت مانگنا چاہتا ہو، اور یہ بھی سود ہے.

اس کی دلیل سنن ابن ماجہ کی روایت کردہ حدیث ہے : یحیی بن ابی اسحق بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے دریافت کیا کہ :

ہم میں سے ایک شخص کسی دوسرے کو بطور قرض مال دے اور اسے ہدیہ دیا جائے ؟

تو انہوں نے کہا : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب تم میں سے کوئی شخص دے تو اسے ہدیہ دیا جائے، یا پھر اسے جانور پر سواری کرائی جائے تو وہ نہ تو اس جانور پر سوار ہو، اور نہ ہی ہدیہ قبول کرے، لیکن اگر ان کے مابین اس سے قبل اس کی عادت ہو"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2432)، شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے "الفتاوی الکبری (159/6) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور ابن سیرین رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ کو دس ہزار درہم قرض دیے تو ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی زمین کا پھل انہیں بطور ہدیہ دیا، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کو واپس کر دیا، اور اسے قبول نہ کیا، تو ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے :

اہل مدینہ کو علم ہے کہ میرا پھل سب سے بہتر اور اچھا ہوتا ہے، اور ہمیں اس کی ضرورت نہیں، تو آپ نے ہمارا ہدیہ قبول کیوں نہیں کیا ؟

تو پھر انہوں نے اس کے بعد انہیں ہدیہ دیا تو انہوں نے اسے قبول کر لیا"

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ہدیہ رد اس لیے کیا کہ انہیں یہ خیال آیا کہ کہیں یہ ہدیہ قرض کی بنا پر نہ ہو، لیکن جب انہیں یہ یقین ہوا کہ یہ قرض کی بنا پر نہیں تو انہوں نے ہدیہ قبول کر لیا، اور مقروض شخص کا ہدیہ قبول کرنے کے نزاع میں یہ فیصلہ ہے. اھ

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے صحیح بخاری میں ابو بردہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں :

"میں مدینہ آیا تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ سے ملا تو انہوں نے مجھے کہا : آپ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں سود بہت زیادہ عام ہے جب آپ کا کسی شخص پر حق ہو اور وہ تجھے بھوسہ، یا جو یا یا جانوروں کا چارہ بھی بطور ہدیہ دے تو اسے نہ لو، کیونکہ وہ سود ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3814).

"القت" جانوروں کے کھانے کی ایک بوٹی ہے.

اس طرح کی کلام کئی ایک صحابہ کرام سے ثابت ہے، ابن قیم رحمہ اللہ تعالی "اعلام الموقعین" میں کہتے ہیں :

"ان صحابہ کرام میں سے کئی ایک مثلا ابی بن کعب، ابن مسعود اور عبد اللہ بن سلام، اور ابن عمر، اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم سے بیان کیا جا چکا ہے کہ انہوں نے مقروض شخص کا ہدیہ قبول نہیں کیا، اور اسے قبول کرنا سود قرار دیا ہے "اھ

دیکھیں : اعلام الموقعین (136/3).

اور امام شوکانی رحمہ اللہ "نیل الاوطار" میں کہتے ہیں :

"حاصل یہ ہوا کہ اگر تو ہدیہ یا عاریہ قرض میں اور مہلت لینے اور وقت زیادہ کرنے کے لیے ہو، یا قرض خواہ کے لیے بطور رشوت ہو، یا قرض خواہ کو قرض کے بدلے نفع دینے کے لیے ہو تو یہ حرام ہے؛ کیونکہ یہ سود اور رشوت کی ایک قسم میں سے ہے.

اور اگر مقروض اور قرض خواہ کی عادت میں سے ہو کہ وہ اس قرض سے قبل بھی ایک دوسرے کو ہدیہ دیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اگر یہ اصلا یہ اس غرض سے نہیں تو ظاہر یہی ہے کہ اسے قبول نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ اس کی ممانعت مطلقا ہے "اھ

دیکھیں : نیل الاوطار (257/6).

اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ مقروض شخص کا ہدیہ قرض خواہ کے لیے قبول کرنا جائز ہے، لیکن اسے واپس کرنا افضل ہے، اور یہی تقوی ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرام کا طریقہ زیادہ اس لائق ہے کہ اس پر عمل کیا جائے "اھ

دیکھیں : اعلام الموقعین (136/3).

اگر آپ یہ کہیں کہ :

کیا ہدیہ رد کرنے کے علاوہ اور بھی کئی حل ہے ، اور سود میں واقع ہونے کے علاوہ اور بھی کچھ ہے ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ :

جی ہاں ، اگر آپ اسے رد کرنے سے انکار کریں ، اور ضرور قبول کرنا چاہیں تو پھر آپ کے سامنے دو چیزیں ہیں ان میں سے جو چاہیں اسے اختیار کریں :

یا تو اسے اسی طرح کا ہدیہ دیں یا اس سے بھی بہتر اور اچھا ، یا پھر اسے قرض میں شامل کریں ، تو اس کی قیمت قرض میں سے کم کر کے ہدیہ کے مالک سے اتنا قرض کم واپس لیں.

سعید بن منصور اپنی سنن میں بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا :

میں نے بغیر کسی تعارف کے ایک شخص کو قرض دیا ، تو اس نے مجھے کچھ ہدیہ دیا ، تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے :

"اسے اس کا ہدیہ واپس کر دو ، یا اسے قرض میں سے شامل کر لو"

اور سعید بن منصور ہی بیان کرتے ہیں کہ سالم بن ابی جعد نے بیان کیا : ایک شخص ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا :

میں نے ایک مچھلی فروش شخص کو بیس درہم قرض دیے ، تو اس نے مجھے ایک مچھلی ہدیہ دی ، تو میں نے اس کی قیمت لگوائی تو وہ تیرہ درہم تھی ، تو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے : اس سے سات درہم لے لو"اھ

دیکھیں : المجموع الفتاوی الکبری ابن تیمیہ (159/6).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر کوئی کہنے والا کہے :

جب یہ مسئلہ حرام ہے تو اسے اصل پر کیوں نہیں لوٹایا جاتا ؟

تو ہم کہینگے : اس لیے کہ ہو سکتا ہے اسے حیاء اور شرم روک دے اور رد کرنے سے ہدیہ دینے والے کا دل ٹوٹ جائے ، تو ہم کہتے ہیں :

اسے لے لو ، اور اسے اتنا یا اس سے بھی زیادہ بدلہ دینے کی نیت کر لو ، یا اس کی قیمت قرض میں شامل کر لو تو اس میں کوئی حرج نہیں "اھ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں : الشرح الممتع (61/9).

اوپر جو حرمت بیان ہوئی ہے وہ اس وقت ہے جب قرض کی ادائیگی سے قبل ہدیہ دیا جائے ، اور اگر قرض کی ادائیگی کے بعد ہدیہ دیا گیا ہو تو اسے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اگر ادائیگی کے بعد تھوڑا یا زیادہ ہدیہ دیا جائے تو یہ جائز ہے "اھ

دیکھیں : الشرح الممتع (59/9).

مزید تفصیل کے لیے آپ المغنی ابن قدامہ (437/6) اور الشرح الممتع (9/59-61) کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.